بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلہ دعوت نمبر 8

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ

اس کو غیر اللہ سے پاک ذہنوں کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔ پس یقیناً وہی اللہ کا انکار کرنے والے ہیں۔ 5/44

سیرتُ النبی اور ہمارا طرزِ زندگی

☆ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ☆

ہمارا موضوع سیرت ہے صورت نہیں۔سیرت اور صورت میں آپ کو جب تک تمیز نہیں ہو گی منزل تک آپ کبھی بھی نہیں پہنچ سکتے۔آپ کو اچھی طرح جان لینا چاہیے سیرت ایمان و کردار کا مجموعہ ہے اور صورت وضع، قطع اور لباس وغیرہ کے لئے ہے۔کتاب اللہ انسانوں کے ایمان و کردار کی تکمیل کے لئے نازل ہوتی ہے۔لہٰذا تمام انبیاء وحی کی اتباع کرتے ہیں۔اُن کا ایمان و کردار وحی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔موضوع اور عنوان کے لحاظ سے جب بھی ہمارے ہاں سیرت النبی کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں تو ان الفاظ کو محمد رسول اللہ کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے جس سے باقی انبیاء کی سیرت کو نظرانداز کرنے کا پہلو نکلتا ہے اور اُن کی اہمیت کو سیرت کے اعتبار سے ہمارے معاشرے میں کوئی مقام نہیں ملتا۔

(1) جب کہ قرآن کی آیتِ کریمہ سے ثابت ہے کہ جب تک رسول اور مومنین سب سابقہ رسولوں پر ایمان نہ لائیں اور اللہ کے رسولوں میں فرق بھی نہ کریں ایمان مکمل نہیں۔سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 285 کے کلمات پر غور فرما لیں اور باقی رسولوں کے بارے میں جو ہمارا طرز زندگی ہے اُس پر کلام کرنے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے آپ بہت بہتر جانتے ہیں۔ آیتِ مقدسہ ملاحظہ فرمایئے۔اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ ۟ 2/285 رسول اور مومنون ایمان لائیں اُس پر جو اُس کی طرف اُس کے رب کی طرف سے اُتارا گیا۔سب کے سب اللہ اور اُس کے ملائکہ اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔کہتے ہیں ہم اُس کے رسولوں میں کسی میں فرق نہیں کرتے۔(2/136) لہٰذا عنوان کے اعتبار سے "سیرت الانبیاء اور ہماری زندگی" قابلِ ستائش ہے۔کیونکہ تمام انبیاء کی سیرت کا سرچشمہ قرآن ہے۔ اس عنوان کی روشنی میں محمد رسول اللہ اور ہر نبی کی سیرت کی بنیاد قرآن ہے۔

(2) اللہ کی طرف سے اعلانِ وحی۔قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱۶۲﴾ لَاشَرِیۡکَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ 6/163 کہہ دو میری دعوتِ قرآن اور میرا تنفیذِ قرآن کا عمل اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔162 اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور یہی مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرماں بردار بن جاؤں۔6/163 مذکورہ آیات میں اللہ کی طرف سے حکم ہے کہ اپنے زندگی کے تمام معاملات اللہ کی رضا کیلئے کرنے کا اعلان کر دو۔اور بتا دو کہ یہ مجھے اللہ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں خود اللہ کے قانون کی فرماں برداری کرنے والا ہوں گویا کہنے کا مطلب بڑا واضع ہے کہ مجھے بھی قانونی طور پر کوئی استثنیٰ حاصل نہیں ہے۔قرآن میں رسولِ کریم کا یہ اعلان اُن کی سیرت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ وہ بھی عدالت کے سامنے جوابدہ ہیں اور فرماں برداری کا اعلان کر رہے ہیں۔ہمارا طرز زندگی آپ کے سامنے ہے کہ عدالت کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے اور لوگوں کو قانون سے برتری حاصل ہے اور اُنہیں استثنیٰ حاصل ہے۔

(3) یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ 5/67 اے پیغام پہنچانے والے! جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ دوسروں تک پہنچا دے۔اور اگر تُو نے یہ کام نہ کیا تو تُو نے پھر اُس کا پیغام نہیں پہنچایا۔یہ حقیقت ہے کہ اللہ تجھے لوگوں کی شر سے بچائے گا۔یقیناً اللہ قرآن کے انکار کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ 5/67 مذکورہ آیت میں سیرتِ رسول کا علمی پیغام ہے کہ اُسے اللہ کی طرف سے لوگوں کو کیا پہنچانے کا حکم تھا۔اُن کی سیرت کا یہ پہلو کہ لوگوں کی مخالفت کے باوجود یہ پیغام کماحقہٗ اُس میں بغیر کسی کمی اور بیشی کے لوگوں کے سامنے پیش کر دیا اور اس پیغام پہچانے میں کسی قسم کی بھی مفاہمت سے کام نہیں لیا۔سورہ یونس آیت نمبر15 میں آپ کی سیرت کا یہ پہلو بڑا نمایاں کر کے دکھایا گیا ہے۔ آیت ملاحظہ فرمایئے۔وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَیۡرِ هٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡهُ ؕ قُلۡ مَا یَکُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَهٗ مِنۡ تِلۡقَآیِٔ نَفۡسِیۡ ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۵﴾ اور جب اِن پر ہماری واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں جو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ اسکے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اِس میں کوئی تبدیلی کرو۔کہہ دو میرے اختیار میں نہیں کہ میں اپنی طرف سے اِس میں ترمیم کروں۔میں قرآن کی اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے(6/19)اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو یقیناً میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔10/15 مذکورہ آیتِ مجیدہ میں آیاتِ رحمان کی تلاوت کرنے کا کردارِ رسول بڑا واضح ہے اور مخالفین کا قرآن کو مسترد کرنے کا اعلان اور قرآن کے علاوہ اور اس میں رد و بدل کرنے کا مطالبہ بڑا واضح ہے۔سیرتِ رسول کی حدود اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ کا اعلان کہ سوال ہی پیدا نہیں کہ وحی کے علاوہ کسی اور کی میں اتباع کروں۔ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ کیا ہے؟ سورۃ الانعام آیت نمبر19 وَ اُوۡحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَکُمۡ بِهٖ وَ مَنۡۢ بَلَغَ .6/19 اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اور جس کو یہ پہنچے تمہیں اسی کے ساتھ متنبہ کرے۔

مذکورہ آیات سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔وحی کی اتباع ہی سیرتِ رسول ہے اور وحی صرف قرآن ہے جبکہ ہمارا طرزِ زندگی غیرِ قرآن ہے۔ہمارا کوئی عمل بھی قرآن میں نہیں ملتا تو ہمیں مجبوراً قرآن ہی کو چھوڑنا پڑتا ہے۔بلکہ تعجب کی بات یہ ہے کہ قوم نے قرآن کو چھوڑ کر نبی کے نعلین یعنی جوتی سے پورے ملک کو سجا دیا ہے۔قرآن کو نظرانداز کیا ہوا ہے اور اِس کی تعلیم سے اُمتِ مسلمہ بالکل ناواقف ہے۔

(4) اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقۡتَدِهۡ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡهِ اَجۡرًا ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِکۡرٰی لِلۡعٰلَمِیۡنَ .6/90 یہ مذکورہ انبیاء کی جماعت ہے جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے۔پس تُو ان کی ہدایت کا مقتدی بن۔کہہ دو میں تم سے اس کا اجر نہیں مانگتا ہوں۔نہیں ہے یہ مگر انسانوں کے لئے نصیحت ہے۔6/90

قرآن سیرتِ رسول کے اس پہلو پر روشنی ڈال رہا ہے اور حکم دے رہا ہے کہ وہ مذکورہ انبیاء کا مقتدی بنے لہٰذا سیرتِ رسول تمام انبیاء کی اقتدا کی دعویدار ہے۔اور سیرتِ رسول اس آیت کی کبھی بھی خلاف ورزی کرنے کی متحمل نہیں ہے۔ ہمارا طرزِ زندگی بالکل اس آیت کے خلاف ہے۔وہ آپ کے سامنے ہے۔ ہماری قوم کا عقیدہ کہ وہ امام الانبیاء ہیں اور اُن کے بارے کہتے ہیں کہ وہ خود کہتے ہیں کہ میں امام الانبیاء ہوں۔ اس آیت کی رو سے ہم سب نبیوں کے مقتدی ہیں جبکہ ہمارا طرز زندگی صرف ایک نبی کا مقتدی ہونا ہے۔

(5) وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۱۵۳ اور یقیناً یہ (قرآن) میرا سیدھا راستہ ہے۔پس اسکی اتباع کرو اور دوسرے راستوں (کتابوں) کی اتباع نہ کرو۔وہ تم کو اس قرآن سے الگ کردیں گے۔یہ اللہ نے تم کو اس قرآن کیساتھ حکم دیا ہے۔تاکہ تم نافرمانی سے بچ جاؤ۔6/153 وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۱۵۵ اور یہ قرآن ایک کتاب ہے۔جو ہم نے نازل کی ہے۔یہ مبارک ہے پس اسی کی اتباع کرو۔ اور نافرمانی سے بچو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔6/155

مذکورہ دونوں آیات سورہ الانعام کی ہیں اور سیرتِ رسول کا کیا خوبصورت نقشہ پیش کر رہی ہیں۔غور کریں فرمایا یہ قرآن میرا سیدھا راستہ ہے پس تم اس کی اتباع کرو اور دوسری کتابوں کی اتباع نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اس قرآن سے الگ کردیں گیں۔اس کتابِ واحد کی اتباع سے اللہ نے رحمت کو مشروط کر دیاہے۔ سیرتِ رسول کا ہر پہلو قرآن کی اتباع ہے۔گویا قرآن دیکھو سیرتِ رسول نظر آ جاتی ہے۔ رسول چلتا پھرتا قرآن تھا۔ اگر رسول کا کوئی عمل ہمیں قرآن میں نہیں ملتا تو وہ عمل سیرتِ رسول کا حصہ نہیں ہے۔اب سیرتِ رسول تو قرآن کے سوا کسی کتاب کی اتباع حرام قرار دے اور ہمارا طرز زندگی یکسر قرآن کی نفی کرے اور ہمارا کوئی عمل ہو یا رسم و رواج قرآن میں نہ بھی ہو ہم اُسے رسول کے نام سے منسوب کرکے اُسے عبادت کا درجہ دے دیتے ہیں۔اور غیر قرآن میں اُس کے فضائل رسول کے نام سے بیان کردیئے جاتے ہیں۔اب یہ عمل اتنا متبرک ہو جاتا ہے کہ یہ قرآن کی دلیل کا بھی محتاج نہیں ہوتا۔

(6) قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ط قُلِ اللّٰهُ قف شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ قف وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ . 6/19 ان سے پوچھو کون بڑا ہے ازروئے شہادت۔کہہ دو اللہ بڑا ہے۔میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اور جس کو یہ پہنچے تمہیں اسی کے ساتھ متنبہ کرے۔ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ بھیجا اور ہم نے اُن کے ساتھ ایک کتاب یعنی میزانِ نازل کی تھی (42/17,2/213) تاکہ لوگ عدل پر قائم ہو جائیں 57/25 آپ کی سیرت قرآن کی روشنی میں جیسا کہ مذکورہ آیات سے اظہر من الشمس ہے۔قرآن آپ کے لئے میزان اور شہادت تھا۔قرآن کے ساتھ لوگوں میں عدل کرنا آپ کی

سیرت کا طرہء امتیاز تھا۔ہمارا طرز زندگی آپ کے سامنے اظہرمن الشّمس ہے ۔ قرآن کے علاوہ غیر وحی جو انسانوں کی اپنی خود ساختہ تحریریں ہیں ہمارے لئے میزان اور شہادت کا درجہ رکھتی ہیں۔آپ کی سیرت اور ہمارے طرززندگی میں زمین آسمان کا فرق ہے اگرقرآن کو میزان بنا کر چیک کیا جائے۔اگر کسی بھی شے کو جانچنے کے لئے کوئی میزان اور پیمانہ ہی نہ ہو تو اختلاف رائے قیامت تک ختم ہی نہیں ہو سکتا لہٰذا کسی بھی انسان کے اخلاقی معیار کو جانچنے کے لئے اللہ نے ایک نازل کردہ پیمانہ دیا ہے۔اگر سیرتِ انسان اس معیار کے مطابق ہے تو یہ صالح انسان ہے۔اس معیار کے خلاف بد سیرتِ انسان قرآن میں کافر،مشرک، ظالم اور منافق وغیرہ کہلاتے ہیں۔لہٰذا سیرتِ النبی کا ایک ایک پہلو قرآنی معیار کے تابع ہے۔ قرآن کا ہر حکم جس کی تعمیل آپ پرفرض تھی۔یہ نازل کردہ کتاب ہی آپ کی سیرت کا معیار ہے۔

(7) وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ج وَ مَا يَشْعُرُوْنَ لا اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ **16/22**

اور جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔وہ تو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے حالانکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔**20** مردہ ہیں زندہ نہیں۔ اُنہیں شعور نہیں کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے (46/5) ۔ **(21)** تمہارا الٰـــہ تو ایک ہی الٰـــہ ہے۔پس جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے۔اُن کے ذہن اللہ کے بھی منکر ہیں کیونکہ وہ تکبر کرنے والے ہیں۔**22** مذکورہ آیتِ مجیدہ کی روشنی میں سیرتِ النبی کا مُردوں کو نہ پکارنے کا عمل بڑا واضع ہے لیکن ہمارا طرزِ زندگی مزار پرستی اور مُردوں کو پکارنا اور اُن سے حاجت روائی کرنے سے عبارت ہے۔ہر طرف غیراللہ کی پکار ہے۔

(8) وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ط قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ط سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اور وہ اللہ کے سوا غلامی کرتے ہیں جو نہ اُن کو نقصان پہنچاتے اور نہ اُن کو نفع دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے شفارشی ہیں۔کہہ دو کیا تم اللہ کو اُس شفیع کی خبردو گے جس کا نام وہ آسمانوں اور زمین میں نہیں جانتا۔(اگرایسا ہوتا تو وہ اُس کا نام قرآن میں لکھ دیتا تم اُس شفیع کا نام یعنی خصوصیات بتاؤ 13/33) اُس کی ذات سبحان اور بہت بلند ہے شفاعت والے شرک سے جو وہ کرتے ہیں۔**10/18**

مذکورہ آیت میں شفاعت کے نظریہ کا رد ہے۔قرآن میں بحکمِ ربی حیرت کا اظہار ہے کہ تم اللہ کو شفیع کی خبر دیتے ہو جس کو وہ زمین و آسمان میں نہیں جانتا۔ہمارا طرزِ زندگی آیت کے خلاف ہے۔عقیدہ شفاعت ایمان کا حصہ ہے اور نبی سلام' علیہ کو شافع محشر بغیر قرآنی سند کے قرار دے دیا گیا ہے۔

(9) وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اور جو کوئی نازل کردہ کے مطابق فیصلہ

نہیں کرے گا وہی ظالم ہے۔5/45 وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ یہ حقیقت ہے کہ جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے۔پس یہی لوگ نافرمان ہیں۔ 5/47 فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ 5/48 پس اب تُو اِن کے درمیان اِس قرآن کے مطابق فیصلہ کرجو اللہ نے نازل کیا ہے۔اور اِن کی خواہشات کی اتباع نہ کر جو اِس قرآن کے خلاف ہیں جو تیرے پاس آ چکا ہے۔5/48 مذکورہ تینوں آیات کی روشنی میں سیرت النبی کی حدود متعین ہیں کہ وہ اللہ کے نازل کردہ قرآن کے مطابق فیصلے کرتے ہیں اور وہ لوگوں کی خواہشات کی اتباع نہیں کرتے۔لہٰذا قرآن کے احکامات ہی سیرت النبی ہے۔اور ہمارے لئے قرآن ہی سنتِ رسول ہے۔لیکن ہمارا طرزِ زندگی قرآنی معیار کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔(10)اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ (کہہ دو) کیا میں اللہ کے سوا حکم تلاش کروں؟ حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف تفصیل شدہ کتاب نازل کی ہے۔جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جانتے ہیں کہ یقیناً یہ تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل شدہ ہے۔پس تُو ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔6/114 قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝65 بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝66 وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ . کہہ دو۔اے جاہلو! کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں غیر اللہ کی غلامی اختیار کر لوں؟64یہ حقیقت ہے کہ تیری طرف اور تجھ سے پہلوں کی طرف بھی وحی کی گئی تھی۔یقیناً اگر تُو نے شرک کیا تو لازماً تیرا عمل ضائع کر دیا جائے گا (6/88,7/147)۔اور تُو خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔65 بلکہ اللہ ہی کی غلامی اختیارکرو اور شاکرین میں سے ہو جاؤ۔66اور اُنہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اُس کی قدر کرنے کا حق تھا۔39/67

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ اعلان کر دو اے قرآن کے نہ ماننے والو!۔1میں غلامی نہیں کرتا ہوں جن کی تم غلامی اختیار کر تے ہو۔2اور نہ تم غلامی اختیار کرنے والے ہو جس کی میں غلامی کرتا ہوں۔3اور میں غلامی کرنے والا نہیں ہوں جن کی تم نے غلامی کر لی ہے۔4 اور نہ تم غلامی کرنے والے ہو جس کی میں غلامی کرتا ہوں۔5تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین (10/15,6/19)ہے۔ 6 مذکورہ آیات میں سیرت النبی قرآن کو مفصل مانتی ہے۔ قرآن کے علاوہ غیر اللہ کو حکم ماننے کا انکار ہے ۔لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ کہہ کر اُن سے الگ طرزِ زندگی اختیار کرتی ہے۔جبکہ ہمارا طرزِ زندگی قرآن کو غیرمفصل ماننا اور غیر اللہ کو حکم قرار دینا ہے۔

(11) اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۚ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ بے شک جو لوگ اپنے دینِ حق سے جدا ہو گئے ہیں اور گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔(3/103,23/53,30/32) اے نبی تیرا اُن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یقیناً اِن کا معاملہ اللہ کی طرف چھوڑ دو۔ پھر وہی اِن کو بتائے گا جو وہ کام کرتے رہے تھے۔6/159 مذکورہ آیت میں سیرت النبی فرقوں سے لا تعلقی کا اظہار کر رہی ہے۔سیرت النبی میں فرقوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہمارا طرزِ زندگی فرقہ وارانہ ہے۔قرآن کا ہر حکم سیرت النبی ہے اور سنتِ رسول ہے۔غیرِ قرآن سیرتِ نبی نہیں ہے اور نہ وہ سنتِ رسول ہے۔

سیرت النبی قرآنی حدود کے اندر ہے ورنہ نبی کو رب کے درجے پر لے جاؤ گے یا اُس کو رسول کے درجے سے گراؤ گے دونوں صورتوں میں جرم کے مرتکب ہوں گے۔سیرت النبی رسالت کے مقام پر رکھ کر دیکھو کہ وہ قرآن کی اتباع میں ہمارے لئے نمونہ ہے۔جب رسول قرآن کی اتباع کرتا ہے اور قرآن کی اتباع ہی اُس کی سیرت کا معیار ہے۔لہٰذا یہ کہنے میں کوئی شک نہیں کہ سیرت النبی معاشرے میں ایک چلتا پھرتا قرآن تھا اور ہمیں بھی حکم ہے کہ ہم بھی معاشرے میں چلتے پھرتے قرآن بن جائیں ورنہ دنیا اور آخرت کا عذاب ہمارا مقدر ہے۔قرآن کی اتباع کے بغیر کرّہ ارض جس کرب و بلا سے دو چار ہے اس کا مشاہدہ ہر انسان کر رہا ہے۔اس کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ قرآن کی طرف آجاؤ یہی سیرت النبی ہے اور اس کی اتباع میں فلاحِ انسان کا راز ہے۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ .